از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1960

دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ۔

بنام

کشل بھان

(پی۔بی۔ گجیندر گڈکر اور کے۔این۔ وانچو، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ۔ فوجداری عدالت میں زیر سماعت جانچ کمیٹی کے ذریعے ملازمین کی برطرفی۔ اس کے بعد ملازم کو بری کرنا۔ برخاستگی کی منظوری سے انکار کرنے کا ٹریبونل کا دائرہ اختیار۔ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947(XIV، سال 1947)، دفعہ 33(2)، فقرہ

اپیل کنندہ کمپنی نے مدعاعلیہ پر فرد قرارداد جرم پیش کی جو اس کے ملازمین میں سے ایک تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے کمپنی کے ہیڈ کلرک کی سائیکل چوری کی ہے۔ اس وقت اس کے خلاف چوری سے متعلق مجرمانہ مقدمہ زیر التوا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ وہ وجہ بتائے کہ اسے بدانتظامی کے الزام میں کیوں برخاست نہیں کیا جانا چاہیے، اور چونکہ اس کی وضاحت غیر تسلی بخش تھی اس لیے تفتیش کے لیے ایک مخصوص تاریخ مقرر کی گئی۔ مدعاعلیہ جانچ کمیٹی کے سامنے پیش ہوا لیکن اس نے اپنے سامنے رکھے گئے سوالات کے جوابات دے کر جانچ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اس وقت تک کوئی دفاع پیش نہیں کرنا چاہتا جب تک کہ عدالت اس معاملے کا فیصلہ نہ کر دے۔ تاہم، کمپنی نے جانچ مکمل کرنے کے بعد مدعاعلیہ کو اس بنیاد پر برخاست کرنے کی ہدایت کی کہ اس کے خلاف بدانتظامی ثابت ہوئی ہے۔ اس کے بعد کمپنی نے صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(2) کے تحت صنعتی ٹریبونل میں مدعاعلیہ کے خلاف کی گئی تادیبی کارروائی کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ اس دوران مدعاعلیہ کو فوجداری عدالت نے بری کر دیا۔ فوجداری عدالت کا فیصلہ ٹریبونل کے سامنے پیش کیا گیا جس نے مدعاعلیہ کو برخاست کرنے کے حکم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے کمپنی کی طرف سے اپیل پر:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار پایا گیا کہ فطری انصاف کے اصول کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ آجر کو کسی ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے سے پہلے فوجداری مقدمے کی عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔

شری بمل کانتا مکھرجی بنام میسرس نیوز مینز پرنٹنگ ورکس، (1956) ایل اے سی 188، منظور شدہ۔

اگر کوئی مقدمہ سنگین نوعیت کا ہے جس میں حقائق اور قانون کے سوالات شامل ہیں جو سادہ نہیں ہیں تو آجر کے لیے مشورہ دیا جائے گا کہ وہ فوجداری مقدمے کی عدالت کے فیصلے کا انتظار کرے لیکن موجودہ جیسے سادہ معاملے میں ٹربیونل نے صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(2) کے تحت منظوری نہ دینے میں غلطی کی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 88، سال 1959۔

او پی نمبر 54، سال 1958 میں انڈسٹریل ٹریبونل، دہلی کے 6 مئی 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

جواب دہندہ کے لیے جناردن شرما۔

10.1960 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس- یہ ایک صنعتی معاملے میں خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ اپیل کنندہ ایک کمپنی ہے جو ٹیکسٹائل کی تیاری کا کاروبار کرتی ہے۔ مدعا علیہ کشال بھان کمپنی میں چپراسی کے طور پر ملازم تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فولڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کلرک رام چندرا کی سائیکل 24 اگست 1957 کو چوری ہوئی تھی۔ اس معاملے کی اطلاع پولیس کو دی گئی۔ کچھ دیر بعد، جواب دہندہ کے کہنے پر ریلوے اسٹیشن سائیکل اسٹینڈ سے سائیکل برآمد ہوئی جو پولیس کو وہاں لے گئی اور وہاں کھڑی 60/50 سائیکلوں میں سے چوری شدہ سائیکل نکالی۔ یہ معاملہ بظاہر اکتوبر 1957 میں کمپنی کے نوٹس میں لایا گیا تھا اور اس کے بعد مدعا علیہ پر اس اثر سے فرد قرارداد جرم جاری کی گئی تھی کہ اس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیڈ کلرک رام چندرا کی سائیکل چوری کی تھی، کہ یہ اس کے کہنے پر برآمد کی گئی تھی اور اس کے خلاف پولیس میں فوجداری مقدمہ زیر التوا تھا۔اس سے کہا گیا کہ وہ وجہ بتائے کہ اسے بدانتظامی کے الزام میں کیوں برخاست نہیں کیا جانا چاہیے۔مدعا علیہ نے 13 اکتوبر 1957 کو اپنی وضاحت پیش کی۔چونکہ ان کی وضاحت غیر تسلی بخش تھی، اس لیے 14 نومبر 1957 کو جانچ کے لیے مقرر کیا گیا۔مدعاعلیہ جانچ کمیٹی کے سامنے پیش ہوا لیکن کہا کہ چونکہ اس کے خلاف مقدمہ زیر التوا ہے، اس لیے وہ اس وقت تک کوئی دفاع پیش نہیں کرنا چاہتا جب تک کہ عدالت اس معاملے کا فیصلہ نہ کر دے۔انہوں نے مزید کہا کہ وہ جانچ میں حصہ نہیں لینا چاہتے اور ان سے پوچھے گئے سوالات کا کوئی جواب دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔جب جانچ میں ان سے سوالات کیے گئے تو انہوں نے ان کا جواب دینے سے انکار کر دیا اور بالآخر وہ وہاں سے چلے گئے۔تاہم کمپنی نے جانچ مکمل کی اور مدعاعلیہ کو اس بنیاد پر برخاست کرنے کی ہدایت کی کہ اس کے خلاف بدانتظامی ثابت ہو چکی ہے۔اس کے بعد کمپنی کی طرف سے صنعتی تنازعات ایکٹ نمبر 14، سال 1947 کی دفعہ 33(2) کے تحت مدعاعلیہ کے خلاف کی گئی کارروائی کی منظوری کے لیے ٹریبونل میں درخواست دی گئی۔یہ معاملہ 6 مئی 1958 کو ٹریبونل کے سامنے آیا۔اس دوران مدعاعلیہ کو فوجداری عدالت نے 8 اپریل 1958 کو اس بنیاد پر بری کر دیا تھا کہ اس کے خلاف مقدمہ شک سے پاک نہیں تھا۔فوجداری عدالت کے فیصلے کی نقل ٹریبونل کے سامنے پیش کی گئی اور اس نے برخاستگی کے حکم کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔اس کے بعد کمپنی نے اس عدالت میں خصوصی اجازت کے لیے درخواست دی جس کے نتیجے میں موجودہ اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے بنیادی دلیل ہے کہ کمپنی فوجداری عدالت میں مقدمے کے نتائج کا انتظار کرنے کی پابند نہیں تھی اور یہ کہ وہ مدعاعلیہ کے خلاف منصفانہ تحقیقات کر سکتی تھی اور کیا تھا، اور اگر مدعاعلیہ نے اس میں حصہ لینے سے انکار کر دیا اور وہ اس جگہ سے چلا گیا جہاں جانچ کی جارہی تھی، تو کمپنی اسے مکمل کرنے اور اس نتیجے پر پہنچنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی جو اس کے سامنے موجود شواہد پر ممکن تھا۔دوسری طرف مدعاعلیہ کے قابل وکیل اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فطری انصاف کے اصول کے مطابق ایک آجر کو تادیبی کارروائی کرنے سے پہلے کم از کم فوجداری مقدمے کی عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے، اور یہ کہ چونکہ آجر نے ایسا نہیں کیا اس معاملے میں ملازم کو تادیبی کارروائی میں حصہ نہ لینے کا جواز پیش کیا گیا جو اسی معاملے سے نمٹتا تھا جو فوجداری عدالت میں مقدمے کا موضوع تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ سچ ہے کہ اکثر آجر فوجداری ٹرائل عدالتوں کے فیصلے تک جانچ روکتے ہیں اور یہ منصفانہ ہے لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فطری انصاف کے اصول کے مطابق آجر کو کسی ملازم کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے کم از کم فوجداری ٹرائل کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ شری بمل کانتا مکھرجی بنام میسرس نیوز مینز پرنٹنگ ورکس([1]) میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کا یہ نظریہ تھا۔ تاہم، ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ اگر معاملہ سنگین نوعیت کا ہے یا اس میں حقائق یا قانون کے سوالات شامل ہیں، جو آسان نہیں ہیں، تو آجر کے لیے مشورہ دیا جائے گا کہ وہ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرے، تاکہ فوجداری معاملے میں ملازم کا دفاع متعصبانہ نہ ہو۔ تاہم، موجودہ معاملہ ایک بہت ہی سادہ نوعیت کا معاملہ ہے اور لہذا آجر کو اس کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کے لئے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ ان حالات میں، ہماری رائے میں اس معاملے میں فطری انصاف کی کوئی ناکامی نہیں تھی اور اگر مدعاعلیہ نے جانچ میں حصہ لینے کا انتخاب نہیں کیا تو اس جانچ میں کوئی غلطی نہیں پائی جا سکتی۔ ہماری رائے ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں ٹریبونل نے صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33(2) کے تحت منظوری نہ دینے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ اس کے علاوہ یہ واضح ہے کہ اپیل کے تحت حکم دیتے ہوئے ٹریبونل نے دفعہ 33(2) کے تحت اپنے دائرہ اختیار کی حدود کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مدعاعلیہ کو برخاست کرنے والے اپیل کنندہ کے حکم کی منظوری دیتے ہیں۔ ان حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document